ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رح
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۰۔ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ
۵۔ نومبر ۱۹۶۵ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۔ لاہور
۲۵ پیسے

سلسلے

# درسِ حدیث

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

## کافر کو سلام

وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی فِی بِالسَّلَامِ وَ اِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْھُمْ اِلٰی اَضْیَقِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم یہودیوں اور عیسائیوں کو پہلے سلام نہ کیا کرو۔ اور جب ان سے کہیں راستہ میں ملو تو ان کو راستہ کے تنگ حصہ پر مجبور کیا کرو۔ (مسلم شریف)

### راوی

حضرت علیؓ کا ذکر حدیث ۸ میں اور امام مسلم کا حدیث ۱ میں دیکھ لیا جائے۔

### حل الفاظ

وَلاالنصاری میں واوٗ عاطفہ اور لاصرف تاکید نفی کے لیے ہے۔ اور بعض نسخوں میں بغیر لا کے ہے باب الجزیہ میں بھی بغیر لا کے ہے معنی میں کوئی فرق نہیں صرف تاکید نہیں ہوتی۔
طریق :- چونکہ بغیر الف لام کے ہے اس لئے تنکیر تعمیم کے لئے ہے کہ ہر راستہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

### تشریح

اس حدیث میں یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل کرنے کی ممانعت ہے۔ بعض لوگوں نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے مگر راجح یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ منع فرمانا حرام کرنے کے لیے ہی ہے۔ البتہ قاضی عیاض مالکی نے بہت سے علماء سے نقل کیا ہے کہ ضرورت اور حاجت متعلق ہونے کے وقت جائز ہے۔ تحریمی ہونے کی یہ ہی وجہ ہے کہ ابتداءً اسلام میں اعزاز ہے اور کافر کا اعزاز جائز نہیں۔ اور یہاں یہود و نصاریٰ کو فرمایا گیا ہے۔ وہ اہل کتاب ہیں تو جب اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا منع ہے تو ان کافروں کو جو اہل کتاب نہیں بدرجہ اوّل حرام ہے خواہ اصلی کافر ہوں۔ ہندو سکھ وغیرہ یا مرتد ہوں۔ . . . . . .
. . . . . . . . . . . . .
. . . . . . . . . . ہاں اگر مسلم غیر مسلم مخلوط ہوں تو مسلم کی نیت کرکے سلام جائز ہے حضور نے ایسی مجلس پر سلام کیا ہے۔ جس میں مسلم، وغیر مسلم تھے۔ اور اولاً سلام کی ممانعت سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر وہ سلام کریں تو جواب دینا جائز ہے۔ سب کا اس پر اتفاق ہے مگر جواب میں صرف وعلیکم کہنا حدیث میں آیا ہے۔ تاکہ وہ جس نیت سے وہ سلام کریں۔ اسی نیت پر ان کو واپس ہوں۔ جیسے کہ یہودی لوگ پہلے السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت ہو تو جواب وعلیکم دیا جاتا تھا۔ کیونکہ قرآن شریف میں سلام کا بہتر جواب دینا یا اسی کو لوٹانا آیا ہے۔ بعض روایتوں میں صرف علیکم جواب آیا ہے تو دونوں جائز ہیں یا کہیں اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (سلام اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے)۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ان کو راستہ کے درمیان پر جو اعزاز کی جگہ ہے نہ چلنے دو مجبور کر دو کہ کناروں پر چلیں۔ مگر یہ حکم اپنی حکومت میں ہی چل سکتا ہے۔ اس لیے جو کفار اپنے ملک میں رعیت ہو کر رہتے ہیں۔ سلام اور یہ نظام ان کے لئے ہے اور دوسری جگہ بھی جہاں تک ہو سکے۔ یہودی ایک شرارت یہ کیا کرتے ہیں کہ چلنے میں داہنی طرف ہو کر چلا کرتے ہیں۔ گویا اپنے کو اشرف جانب میں قرار دیتے اور اصحاب الیمین (داہنے والے قیامت میں عمل نامہ جن کو داہنے میں ملے گا وہ داہنے والے ہوں گے) یہ اس داہنے والا ہونے کی فال لیتے ہیں۔ جہاں ایسا ہو ان کی مخالفت کی جائے۔ اور روکا جائے۔ کافروں کے مقابلہ میں یہ باتیں ثواب ہیں تکبر نہیں، مگر مسلمانوں کے ساتھ تکبر ہوں گی۔

## چھینک پر کیا کہیں اور کیا جواب دیں۔؟

وَعَنْہُ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَ اِذَا قَالَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ۔

ترجمہ :- اور حضرت علیؓ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی چھینک لے تو کہے اللہ کا شکر ہے اور اس کا جواب بھائی دے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمایا کریں اور جب وہ بھائی اس کو یرحمک اللہ کہہ دے تو یہ جواب میں کہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دیں اور تمہارے دل کو درست کر دیں۔
(بخاری شریف)

### راوی

حضرت علیؓ کا ذکر حدیث ۸ میں اور امام بخاری کا حدیث ۲ میں گزر چکا ہے۔

### حل الفاظ

اخوہ سے مراد رشتہ کا بھائی نہیں بلکہ اسلامی بھائی ہے وہ بھی جو اس مجلس میں ہو اور سن لے کیونکہ بعض حدیثوں میں صاحبہ اس کا ساتھی بعض میں من عندہ جو اس کے پاس ہو اور بعض میں جلیسہ اس کا ہم نشین لفظ آئے ہیں۔
بالے۔ دل یا دل کا حال۔

### تشریح

تفصیل حدیث ۱ کے حق ۴ میں

باقی صفحہ ۱ پر

ہفت روزہ
# خدام الدین
لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۱ | ۳ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ بمطابق ۵ نومبر ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۶

# ہمارا مشورہ

ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی سابقہ حکومتوں کے عہدِ اقتدار میں جس طرح ڈانواڈول اور ہچکولے کھاتی رہی یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسئلہ کشمیر آج تک حل ہونے میں نہیں آتا ۔ ہماری سابقہ حکومتوں نے وزارت خارجہ کا قلمدان سپرد کرنے میں اکثر بے احتیاطی کا ثبوت دیا تھا ۔ اور بعض ان لوگوں کو بھی وزیر خارجہ مقرر کر دیا جاتا رہا ۔ جن کی وفاداریاں بٹی ہوئی تھیں ۔ اور وہ پوری طرح ملک و قوم کے وفادار نہ تھے یہی وجہ ہے کہ پاکستان اقوام عالم میں وہ عزت و وقار حاصل نہ کر سکا ۔ جس کا یہ مستحق تھا ۔ ہماری شروع ہی سے یہ بچی تلی رائے ہے کہ کوئی قوم دوسری قوم کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتی ۔ ہر ملک اور قوم میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت ہونی چاہیئے اور اسے کسی بڑی قوم کے گھڑے کی مچھلی بننے کی بجائے اپنے قوتِ بازو اور صلاحیتوں پر اعتماد ہونا چاہیئے ۔ بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں کے مفاد کو کم دیکھتی ہیں اور اپنے مفادات کو زیادہ عزیز رکھتی ہیں ۔ وہ چھوٹے ملکوں کو اپنے اغراض کے لئے استعمال تو کرنا جانتی ہیں ۔ لیکن ان کے حقوق و مفادات کی نگہداشت کو اپنے اوپر لازم نہیں سمجھتیں ۔ اس لئے ان سے کسی خیر کی توقع رکھنا عبث اور بے سود ہے ۔ پھر مسلمان کے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ وہ فقط اللہ رب العزت پر بھروسہ رکھے ۔ اسلام دوسری قوموں سے حسن سلوک سے پیش آنے، ان سے دوستانہ تعلقات بڑھانے ، اور معاہدے کرنے کی ہرگز ممانعت نہیں کرتا ۔ لیکن ان پر تکیہ کرنے اور انہیں کو ملجا و ماویٰ سمجھنے کے یقیناً سخت خلاف ہے ۔ وہ اس دنیا کو دارالاسباب قرار دیتا ہے اور اجازت دیتا ہے کہ آپ اسباب کی حد تک حتی المقدور سازوسامان ضرور اکٹھا کریں اور اپنے دوست اور ساتھی فراہم کرکے دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کریں ۔ مگر بھروسہ اور تکیہ فقط مسبب الاسباب پر رکھیں اور اسی سے امداد و نصرت کی توقع کریں انشاءاللہ وہ کبھی آپ کو مایوس نہیں کرے گا ۔ آپ کے جھولی پھیلانے میں تو دیر ہو گی لیکن اس کے دریائے رحمت کو جوش میں آنے اور تمہارے دامن کو گوہر مقصود سے بھرنے میں دیر نہ ہو گی ۔ چنانچہ خدام الدین اسی نکتہ نگاہ کے پیش نظر اپنی تمام حکومتوں کو یہ مشورہ دیتا رہا ہے کہ وہ ایک واضح پالیسی وضع کریں جو کسی بھی غیر ملکی دباؤ سے آزاد ہو ۔ علاوہ ازیں کشمیر کے بارے میں بھی ہم نے اپنی حکومتوں کو یہی رائے دی کہ اس مسئلہ کا فیصلہ صرف شمشیر سے ہو سکتا ہے ۔ گو مگو کی پالیسی اسے بھی لے ڈوبے گی ۔ ہمارے خیال میں گومگو کی پالیسی کسی ملک کو تباہی و بربادی سے ہمکنار تو کر سکتی ہے مگر کامیابی و کامرانی کی راہیں نہیں کھول سکتی ۔

بحمد اللہ تعالےٰ ہماری موجودہ حکومت نے اس کا پوری طرح احساس کر لیا ہے ۔ اور صدر ایوب کی رہنمائی میں اس نے ایسی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ پالیسی وضع کر لی ہے ۔ جس سے پاکستان کا کھویا ہوا وقار اقوام عالم کی نظروں میں بحال ہو گیا ہے اور وہ اقوام متحدہ کے ایوان میں بڑی سے بڑی طاقت سے بھی آنکھیں ملا کر گفتگو کر سکتا ہے اس وقت حال یہ ہے کہ ہمارا مدمقابل ہندوستان اپنے تمام وسائل و ذرائع اور بعض طاقتوں کی در پردہ اعانت کے باوجود اقوام متحدہ میں یکہ و تنہا نظر آتا ہے ۔ اور اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ۔ لیکن پاکستان کو عدل و انصاف سے محبت رکھنے والے تمام ملکوں کی حمایت حاصل ہے ۔ اور وہ محاذ جنگ سے لے کر سلامتی کونسل کے ایوانوں تک اپنے دشمن کا تعاقب کر رہا ہے اور اسے وہ کاری ضربیں لگا رہا ہے کہ اس کو راہ فرار اختیار کئے بغیر کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا ۔

میدان جنگ میں ہماری بہادر شیر دل اور قوت ایمانی سے سرشار افواج نے دشمن کا غرور خاک میں ملایا ہے تو اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں ہمارے محبوب اور جری و مدبر وزیر خارجہ نے بھارت کا ناک میں دم کر دیا ہے ۔ ہماری دعا ہے ، کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر محاذ پر دشمن کو مزید شکستیں دینے کی توفیق دے لیکن یہاں ہم اپنی حکومت کی خدمت میں یہ عرض کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ اسے کسی بھی بڑی طاقت سے مرعوب ہو کر اپنے موقف کو بدلنا نہیں چاہیئے ۔ اور نہ کسی بڑی طاقت کی مصلحتوں کو خاطر میں لانا چاہیئے ۔ ورنہ یہ بنا بنایا کھیل بگڑ بھی سکتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو ۔

اسلام زندہ باد
پاکستان پائندہ باد

## مجلس ذکر

۲ - رجب المرجب ۱۳۸۵ھ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۶۵ء

# حساب شروع ہونے سے پہلے اپنا حساب کر لو!

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے کہ ہم کو غازی بنایا - اور اپنا ذکر کرنے کی توفیق بخشی - اللہ تعالےٰ کی ذات نہایت غفور الرحیم ہے - ہم نے مشکل وقت میں اللہ کو پکارا - تو اللہ تعالیٰ نے ہماری سب نافرمانیوں کو اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے ہماری مدد و نصرت فرمائی - اور ہمارے دشمن کو ذلیل و خوار کیا - ہم پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں - اور آئندہ سب غلطیوں کوتاہیوں اور نافرمانیوں سے باز آ جائیں - تعلیمات اسلام کا ہر جگہ چرچا کریں - اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھیں - اس میں تجارت لین دین اور نشست و برخاست وغیرہ کے احکامات درج ہیں - غرض اپنی ساری زندگی کو قرآنی سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں -

جنگ کے زمانہ میں جب ہر طرف افراتفری پڑی ہوتی ہے - اور ہر لمحہ اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے - جب اس وقت نماز معاف نہیں تو آپ خود سوچیں کہ امن کے زمانہ میں نماز کی فرضیت اور اہمیت کتنی زیادہ ہو گی - اب ہمیں آئندہ محتاط رہنا چاہیے - جس ذات باری تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا ہے اور غیب سے ہماری افواج کی امداد فرما کر دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا ہے - ہمیں اس کے احکامات کی فرمانبرداری کرنا چاہیے - ہم ہزارہا نعمتیں کھاتے اور پیتے ہیں - پانی، ہوا مکان، کپڑے، کھانا اور بہت زیادہ نعمتیں ایسی ہیں - جن کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے - جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہماری زندگی کے لئے اشد ضروری ہیں - تو ہم پر بھی اتنا ہی زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اتنی ہی زیادہ شدت سے ذکر اللہ کریں اور شکر بجا لائیں - ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

اِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ اِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ط

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا - اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے - تو میرا عذاب بڑا سخت ہے - جب ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال و حاصل کرنے کے ساتھ شکر ادا کرتے رہیں گے - تو اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے انعامات کی اور زیادہ بارش برسائیں گے -

ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں -

فَاِذَا قضيتم الصلوٰة فاذكروا الله كَثِيْرًا

جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم اپنی زبان کو ذکر اللہ سے ہر وقت تر رکھو -

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے - کہ ذکر اللہ کرنے سے گھر میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی - دلوں میں پیار و محبت اور الفت پیدا ہو گی گمراہی کی ظلمتیں مٹ جائیں گی اور ہدایت کی روشنی حاصل ہو گی - رزق میں فراوانی ہو گی اور اطمینان قلب نصیب ہو گا -

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ تقریباً ہر ایک مسلمان ناقص ہے - اس میں کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے - اگر کوئی غازی ہے تو اس کے اخلاق اچھے نہیں لین دین ٹھیک نہیں - اگر کوئی با اخلاق ہے - معاملات میں اچھا ہے تو وہ نمازی نہیں - زکوٰۃ نہیں ادا کرتا - اسی طرح جو نمازی ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور با اخلاق بھی ہے تو وہ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا - پاک و صاف اور پکا فرمانبردار اللہ کا نبی ہوتا ہے - یا وہ بندے جن پر اللہ اپنی خاص مہربانی و رحمت فرمائے -

یہ کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں - اس کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کریں - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں - اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں - کثرت سے ذکر اللہ کریں

**حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے** کہ حساب شروع سے پہلے اپنا حساب کر لو - اگر نمازی نہیں ہو تو نماز پڑھنی شروع کر دو - اور گزشتہ نمازوں کو پورا کرو - رمضان کے فرضی روزے، چھوٹ گئے ہیں تو ان کو رکھو - اسی طرح سب کے حقوق کو ادا کرو - تاکہ آخرت میں نجات ہو جائے -

آپ اپنے گھر والوں کو بھی سمجھائیں کہ وہ گناہوں سے باز آ جائیں کبائر گناہوں سے توبہ کریں - ہر ایک کے حقوق کو ادا کریں - اپنی کمزوریاں دور کریں - اور کثرت سے ذکر اللہ کریں - اسی میں ہماری نجات ہے -

**حضرتؒ فرمایا کرتے تھے** کہ اگر کسی دوست کا خط یا تار آ جائے - اگر خود نہیں پڑھ سکتے - تو دوسروں سے اس کو پڑھاتے ہیں - کہ اس میں کیا لکھا ہے - اور اس

**خطبہ جمعہ**

۳ - رجب المرجب ۱۳۸۵ھ　۲۹ نومبر ۱۹۶۵ء

# حق تعالیٰ شانہٗ کی نصرت پر کامل بھروسہ رکھیئے

# اور صبر و تقویٰ کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آگے بڑھیئے

الحمد للہ و کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
(پ ۴ س آل عمران آیت ۱۲۳)

**ترجمہ** - اور اللہ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا ہے - حالانکہ تم کمزور تھے - پس اللہ سے ڈرو تا کہ تم شکر کرو -

## حاشیہ شیخ الاسلام

اس آیت میں جنگ اُحد کا واقعہ یاد دلایا ہے - صورت یہ ہوئی تھی کہ رمضان المبارک ۰۲ھ میں بدر کے مقام پر قریشی فوج اور مسلمان مجاہدین میں مڈبھیڑ ہو گئی - جس میں کفار مکہ کے ستر اشخاص مارے گئے اور اسی قدر گرفتار ہوئے - اس تباہ کن اور ذلت آمیز شکست سے قریش کا شعلۂ انتقام بھڑک اٹھا جو سردار مارے گئے تھے - اُن کے اقارب نے تمام عرب کو غیرت دلائی اور اہل مکہ سے اپیل کی کہ تجارتی قافلہ جو مال شام سے لایا ہے (کہ وہ ہی باعث جنگ بدر کا ہوا تھا) سب اسی مہم کی نذر کر دیں تا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے اپنے مقتولین کا بدلہ لے سکیں - سب نے منظور کیا اور ۰۳ھ میں قریش کے ساتھ بعض دوسرے قبائل بھی مدینہ پر چڑھائی کرنے کی غرض سے نکل پڑے حتیٰ کہ عورتیں بھی ساتھ آئیں تا کہ موقع پیش آنے پر مردوں کو غیرت دلا کر پسپائی سے روک سکیں - جس وقت یہ تین ہزار کا لشکر اسلحہ وغیرہ سے پوری طرح آراستہ ہو کر مدینہ سے تین چار میل جبل اُحد کے قریب خیمہ زن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے مشورہ لیا - آپؐ کی رائے مبارک یہ تھی کہ مدینہ کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ بہت آسانی اور کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے - اسی کی تائید آپ کے ایک خواب سے ہوئی تھی - یہ پہلا موقع تھا کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبیؔ سے بھی رائے لی گئی جو حضورؐ کی رائے سے موافق تھی - مگر بعض پرجوش مسلمان جنہیں بدر کی شرکت نصیب نہ ہوئی تھی - اور شوقِ شہادت بے چین کر رہا تھا، مصر ہوئے کہ ہم کو باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہیئے تا کہ دشمن ہماری بزدلی اور کمزوری کا گمان نہ کرے - کثرت رائے اسی طرف ہو گئی - اسی حیص و بیص میں آپؐ مکان کے اندر تشریف لے گئے اور زرہ پہن کر باہر آئے اس وقت بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ ہم نے آپ کی رائے کے خلاف مدینہ سے باہر لڑائی کرنے پر مجبور کیا - انہوں نے عرض کیا کہ :-

یا رسول اللہ ! اگر آپ کا منشاء نہ ہو تو یہیں تشریف رکھیئے - آپ نے فرمایا کہ ایک پیغمبر کو سزاوار نہیں کہ جب وہ زرہ پہن لے اور ہتھیار لگا لے، پھر بدوں قتال کئے بدن سے اتارے - جب آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے - تقریباً ایک ہزار آدمی آپؐ کے ساتھ تھے مگر عبداللہ بن ابیؔ تقریباً تین سو آدمیوں کو (جن میں بعض مسلمان بھی تھے) ساتھ لے کر راستہ سے یہ کہتا ہوا واپس ہو گیا کہ جب میرا مشورہ نہ مانا اور دوسروں کی رائے پر عمل کیا تو ہم کو لڑنے کی ضرورت نہیں - کیوں اپنے کو خواہ مخواہ ہلاکت میں ڈالیں - بعض بزرگوں نے سمجھایا بھی مگر کچھ اثر انداز نہیں ہوا - آخر آپؐ کل سات سو سپاہیوں کی جمعیت لے کر میدان جنگ میں پہنچ گئے - آپؐ نے بنفس نفیس فوجی قاعدے سے صفیں ترتیب دیں - ہر ایک دستہ کو اس کے مناسب ٹھکانہ پر بٹھلایا - اور فرمایا جب تک میں حکم نہ دوں کوئی قتال نہ کرے - اسی اثناء میں عبداللہ بن ابی کی علیحدگی سے دو قبیلے بنو حارثہ بنو سلمہ کے دلوں میں کچھ کمزوری پیدا ہوئی - مسلمانوں کی قلیل جمعیت پر نظر کر کے دل چھوڑنے لگے، اور خیال آیا کہ میدان سے سرک جائیں، مگر حق تعالیٰ نے ان کی مدد اور دستگیری فرمائی - دلوں کو مضبوط کیا - اور سمجھا دیا کہ مسلمانوں کا بھروسہ تنہا خدائے واحد کی اعانت و نصرت پر ہونا چاہیئے - تعداد اور سامان وغیرہ کوئی چیز نہیں - جب وہ مظفر و منصور کرنا چاہے تو سب سامان رکھے رہ جاتے ہیں اور غیبی تائید سے فتح مبین حاصل ہو جاتی ہے - جیسے معرکۂ بدر میں ہوا - پس مسلمانوں کو صرف اللہ سے ڈرنا چاہیئے تا کہ اس کی طرف سے مزید انعام و احسان ہو اور مزید شکر گزاری کا موقع ملے -

## نصرت الٰہی

اس آیت میں مسلمانوں کو جنگ بدر کا واقعہ یاد دلا کر کہا گیا ہے کہ دیکھو کہ اس جنگ کے وقت تم میں "صبر و تقویٰ"

کے اوصافِ جمیلہ موجود تھے۔ صبر نے تمہیں مصائب و مشکلات سے ہراساں نہ ہونے دیا۔ اور تقویٰ نے خدا کا خوف تمہارے دلوں میں قائم رکھا۔ جس نے تم کو نافرمانیوں سے بچایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی جانب سے تمہیں ہر قسم کی مدد اور فتح و نصرت کا وعدہ دیا گیا اور تم مٹھی بھر انسانوں نے ٹڈی دَل مخالفین کے مقابلہ پر وہ عظیم الشان کارنامے دکھائے جو رہتی دُنیا تک بے نظیر رہیں گے۔

**بزرگانِ محترم!** اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو یہ دنیا کے تمام کمزور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور دلداری کے لئے اپنے اندر بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ابتدائی بے لبسی کے زمانہ میں اس طرح حق کو فتح دے سکتا ہے تو آج کے کروڑوں مسلمان کیوں شکستہ خاطر ہوں۔ انہیں بھی اپنے اندر "صبر و تقویٰ" کے خصائص جلیلہ پیدا کرنے چاہئیں اور اللہ پر بھروسہ کرکے پوری قوت اسلام کی سربلندی میں لگا دینی چاہیئے۔

## مطلب

صاف ظاہر ہے کہ اگر آج بھی مسلمان اللہ پر کامل بھروسے اور صبر و تقویٰ کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں آئیں تو دُنیا کی کوئی طاقت انہیں زیر نہیں کرسکتی اور فتح و نصرت ان کے قدم چومے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کی امداد کے لئے آسمانوں سے فرشتے بھیج دیں گے۔ مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے اسی حقیقت کو اپنے مندرجہ ذیل شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

## فرمانِ الٰہی سچا ہے!

دُور نہ جائیے اس گئے گزرے دَور میں جب کہ ہم صبر و تقویٰ کی حقیقت اور اس کے صحیح مفہوم تک سے بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم نام کے مسلمانوں کی بھی نصرت فرمائی ہے۔ ہمارا اسلحہ بھارت کے مقابلہ میں بہت کم تھا۔ اُس کی فوجوں کی تعداد ہم سے چھ گنا تھی اور اسی نسبت سے سازوسامان بھی زیادہ تھا۔ لیکن میدان بحمد اللہ تعالےٰ ہمارے ہاتھ رہا۔ صرف اس لئے کہ ہمارے صدر نے دین سے پوری واقفیت نہ رکھنے کے باوجود اور دینی اعمال میں کمیوں کے باوصف اس خدائے وحدہٗ لاشریک کے بھروسہ پر قوم کو میدان میں اترنے کی دعوت دی تھی جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور جس کے قادرِ مطلق اور عزیز و نصیر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ میرے خیال میں صدر محترم کے اس اعلانِ جہاد نے کہ بھارت نے اس قوم کو للکارا ہے جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والی ہے اللہ کی رحمت کو یقیناً اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور غیرتِ خداوندی نے جوش میں آکر کافروں کے مقابلہ ہم نام کے مسلمانوں کی غیبی امداد فرمائی ہے۔

## بریگیڈیر عبدالعلی

کا یہ بیان کہ ہندو قیدیوں نے یہ عجیب و غریب انکشاف کیا ہے کہ انہیں مسلمانوں کے ٹینکوں سے اتنا خوف نہیں آتا، جتنا گھوڑوں والی فوج سے آتا ہے اور جن پر کوئی گولہ بارود اثر انداز نہیں ہوتا، صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ غیبی قوت صرف فرشتوں ہی کی ہو سکتی ہے۔ جسے اللہ رب العزت نے اس مادیت زدہ دور میں بھی اسلام کی صداقت کے طور پر بطور نظیر کے منکرینِ اسلام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مسلمان اگر آج بھی مجھے پکاریں اور میرے دروازے پر امداد و دستگیری کے لئے دامنِ طلب دراز کریں تو میں اُن کی امداد کرنے پر قادر ہوں۔ اور ہر مقام پر صرف میری ہی امداد کامیابی و کامرانی کا راستہ کھولتی اور فتح و ظفر سے ہمکنار کر سکتی ہے۔

آئیے! ہم اللہ کا نام لے کر صبر و تقویٰ کے ہتھیاروں سے لیس ہو جائیں۔ اور اسی کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے جہاد کو جاری رکھیں۔ اور اپنی منزل کی طرف بڑھتے جائیں:

"انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب فتح کامل ہمارے قدم چومے گی۔"

اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

آمین

## بقیہ: مجلسِ ذکر

کے مطابق عمل کر کے اس کو جواب دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید ایک خط کی شکل میں ہمارے تک ہدایت و رشد کا پیغام آیا ہے۔ لیکن افسوس ہے ہم مسلمانوں پر کہ ہم نے اس کتاب کو خوبصورت غلاف میں لپیٹ کر اونچی جگہ رکھ دیا۔ خود تو پڑھ سمجھ سکتے نہیں۔ کبھی کسی دوسرے سے اس کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ یہ ہماری بہت بڑی کوتاہی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر کے نسخے پر عمل کرتے ہیں۔ پرہیز بھی کرتے ہیں۔ لیکن کتاب اللہ کے نسخے پر کبھی عمل نہیں کیا۔ اور نہ ہی گناہوں۔ بے حیائی کے کاموں اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرتے ہیں۔

**حضرات** ذرا سوچیں! کہ ہم کہاں تک مسلمان ہیں؟ کہ مخلوق کے خط کی اتنی پرواہ اور خیال، اسی طرح ڈاکٹر کے نسخے پر اتنا سختی سے عمل کریں۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی کتاب سے بالکل بے پرواہی اور کتاب اللہ کے نسخے پر عمل کا بالکل خیال تک نہیں۔

ہم پر فرض ہے کہ ان کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کریں۔ اور آئندہ صحیح پکے اور کھرے مسلمان بن جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور زیادہ رحمت و برکت نازل فرمائے۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین

# اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

**ترجمہ:-** سن رکھو اللہ کی مدد قریب ہے۔

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

دشمنوں کے ہاتھ سے انبیاء اور ان کی امتوں کو ہمیشہ ایذائیں ہوئیں۔ اس آیت میں اہل اسلام کو ارشاد ہے۔ کہ کیا تم کو اس بات کی طمع ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حالانکہ اگلی امتوں کو جو ایذائیں پیش آئیں۔ وہ تم کو پیش نہیں آئیں کہ ان کو فقر و فاقہ، مرض اور خوف کفار اس درجہ کے پیش آئے کہ وہ بشریت کے تقاضے سے بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی تو رحمت الٰہی متوجہ ہوئی اور ارشاد ہوا کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اللہ کی مدد آ گئی گھبراؤ نہیں۔

سو اے مسلمانو! دنیاوی تکلیفوں اور دشمنوں کے غلبہ سے گھبراؤ نہیں۔ تحمل کرو اور ثابت قدم رہو۔

(۱) فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَوْلٰکُمْ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (پ۹ ع ۱۲)

ترجمہ:- تو جان لو۔ کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے۔ اور کیا خوب مددگار!

مسلمانوں کو چاہیئے کہ خدا کی مدد اور حمایت پر بھروسہ کر کے جہاد کریں۔ کفار کی کثرت اور اسلحہ جنگ سے مرعوب نہ ہوں۔ جیسا کہ اللہ نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی کیا خوب امداد و حمایت کی۔

(۲) وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ ج (پ ۴ ع ۴)

ترجمہ۔ اور البتہ اللہ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور تم کمزور تھے۔

۲ھ میں بدر کے مقام پر قریشی فوج اور مسلمان مجاہدین میں مٹھ بھیڑ ہوئی جس میں کفار مکہ کے ستر نامور اشخاص مارے گئے اور اسی قدر گرفتار ہوئے۔ اس تباہ کن اور ذلت آمیز شکست سے قریش کا شعلہ انتقام بھڑک اٹھا۔ جو سردار مارے گئے تھے۔ ان کے اقارب نے تمام عرب کو غیرت دلائی۔ اور اہل مکہ سے اپیل کی تھی کہ تمام مال بطور چندہ کے دیں تا کہ ہم اپنے مقتولین کا بدلہ لے سکیں۔

اب یہی حال بھارت کا ہے کہ وہ اپنی ذلت آمیز شکست کا انتقام لینا چاہتے ہیں۔ اور باوجود لگاتار شکستوں کے اپنے ارادے سے باز نہیں آتے۔

(۳) لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ (پ۱۰ ع ۱۰)

ترجمہ:- اللہ تمہاری بہت میدانوں میں مدد کر چکا ہے۔ اور حنین کے دن۔

مجاہدین کو خود اپنی فوجی جمعیت و کثرت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہیے۔ نصرت و کامیابی اکیلے خدا کی مدد سے ہے۔ جس کا تجربہ پہلے بھی بہت سے میدانوں میں تم کر چکے ہو۔ بدر۔ قریظہ و نضیر اور حدیبیہ میں کچھ نتائج رونما ہوئے وہ محض امداد الٰہی اور تائید غیبی کا اثر تھا اور غزوہ حنین کا واقعہ تو ایسا صریح اور عجیب و غریب نشان، آسمانی نصرت و امداد کا ہے۔ جس کا اقرار سخت معاند دشمنوں کو بھی کرنا پڑا ہے۔ فریق مخالف کی جمعیت چار ہزار تھی جو سر کو کفن باندھ کر اور سب عورتوں اور بچوں کو ساتھ لے کر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے پوری تیاری سے نکلے تھے۔ اونٹ گھوڑے، مویشی اور گھروں کا کل اندوختہ پائی پائی کر کے اپنے ہمراہ لے آئے تھے۔ مسلمانوں کی فوج بارہ ہزار تھی۔ ان کو اپنی کثرت پر فخر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند آئی۔

(۴) وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ o (پ۹ ع ۱۵)

ترجمہ۔ اور نہیں ہے مدد مگر اللہ کی طرف سے، بے شک اللہ زور آور ہے حکمت والا ہے۔

غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی کمک تین ہزار بھیجی۔ اور فرمایا، یہ بے شک کافی ہیں۔ تاہم اگر تم نے صبر و استقلال کا ثبوت دیا اور تقویٰ اختیار کر کے نافرمانی سے بچتے رہے اور کفار کی فوج ایک دم تم پر ٹوٹ پڑی تو تین ہزار کی بجائے پانچ ہزار فرشتے بھیج دیئے جن کی خاص علامتیں ہوں گی۔ اور ان کے گھوڑوں پر بھی خاص نشان ہوں گے۔

(۵) ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ o (پ۱۰ ع ۴)

ترجمہ:- اسی (اللہ) نے تجھ کو اپنی مدد کا زور دیا اور مسلمانوں کا

اگر کفار صلح کر کے دغابازی اور عہد شکنی کا ارادہ کر لیں تو فکر نہ کیجیئے۔ خدا آپ کی مدد کے لئے کافی ہے۔ ان کے سب مکر و فریب کو بیکار کر دے گا۔

(۵) وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ o (پ ۲۱ ع ۸)

ترجمہ۔ اور ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا حق ہے۔

اللہ کی عادت اور وعدہ ہے کہ مجرمین و مکذبین سے انتقام لے، اور مومنین کاملین کو اپنی امداد و اعانت سے دشمنوں پر غالب کرے۔

جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو حاکم اور معبود ٹھہراتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آڑے وقت کام آئیں گے اور مدد کریں گے۔ یاد رکھو کہ وہ تمہاری تو کیا؟ اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے ہاں جب تم کو مدد کی ضرورت ہو گی۔ اس وقت گرفتار ضرور کرا دیں گے تب پتہ لگے گا کہ جن کی حمایت میں عمر بھر لڑتے رہے تھے وہ آج کس طرح آنکھیں دکھانے لگے۔

(۴) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط (پ ۲۸ ع ۱۰)

ترجمہ:- مدد اللہ کی طرف سے ہے اور فتح قریب ہے۔

اصلی اور بڑی کامیابی تو وہی ہے جو آخرت میں ملے گی۔ جس کے سامنے

ہفت اقلیم کی سلطنت کوئی چیز نہیں - لیکن دُنیا میں ایک چیز جسے تم طبعًا محبوب رکھتے ہو دی جائے گی وہ کیا ہے ؟ اللہ کی طرف سے ایک مخصوص امداد اور جلد حاصل ہونے والی فتح وظفر جن میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا تعلق رکھتی ہے -

دُنیا نے دیکھ لیا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے ساتھ یہ وعدہ کیسی صفائی سے پورا ہوا - اور آج بھی مسلم قوم اگر سچے معنی میں ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ پر ثابت قدم ہو جائے تو یہی کامیابی ان کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہے -

(۸) ذَالِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ٥ (پ ۲۶ ع ۵)

**ترجمہ** :- یہ اس لئے کہ اللہ ایمانداروں کا رفیق ہے اور منکروں کا رفیق نہیں -

جہاد میں اللہ کی مدد سے تمہارے قدم نہیں ڈگمگائیں گے اور اسلام اور طاعت پر ثابت قدم رہو گے - جس طرح مومنین کے قدم جما دیئے جاتے ہیں - اس کے برعکس منکروں کو منہ کے بل گرا دیا جاتا ہے - اور جیسے خدا کی طرف سے مومنین کی مدد کی جاتی ہے اس کے خلاف کافروں کے کام برباد کر دیئے جاتے ہیں -

اللہ مومنین صالحین کا رفیق ہے جو وقت پر ان کی مدد کرتا ہے - کافروں کا ایسا رفیق کون ہے جو اللہ کے مقابلہ میں کام آ سکے -

(۹) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلَاكُمْ ط فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۞

**ترجمہ** - سو قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ ، اور اللہ کو مضبوط پکڑو ، وہ تمہارا مالک ہے - سو خوب مالک ہے اور خوب مددگار -

**مطلب** - انعاماتِ الٰہیہ کی قدر کرو ، اپنے نام و لقب اور فضل و شرف کی لاج رکھو اور سمجھو کہ تم بڑے کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہو اس لئے اوّل اپنے آپ کو نمونہ بناؤ - نماز ، زکوٰۃ بالفاظ دیگر بدنی و مالی عبادات میں کوتاہی نہ کرو ، ہر کام میں اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو - ذرا بھی قدم سیدھے راستہ سے نہ ہٹے - اس کے فضل و رحمت پر اعتماد رکھو ، تمام کمزور سہارے چھوڑ دو ، صرف اُسی کو اپنا مالک اور مولیٰ سمجھو - اس سے اچھا مالک اور مددگار کون ملے گا ؟

(۱۰) وَ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (پ ۴ ع ۵)

**ترجمہ** :- اور سُست نہ ہو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو -

دیکھنا ، سختیوں سے گھبرا کر دُشمنانِ خدا کے مقابلہ میں نامردی اور سستی ، پاس نہ آنے پائے - پیش آمدہ مصائب و حوادثات پر غمگین ہو کر بیٹھ رہنا ، مومن کا شیوہ نہیں ، یاد رکھو آج بھی تم ہی معزز اور سربلند ہو کر حق کی حمایت میں تکلیفیں اٹھا رہے ہو - اور جانیں دے رہے ہو - اور یقینًا آخری فتح بھی تمہاری ہے - انجام کار تم ہی غالب ہو کر رہو گے - بشرطیکہ ایمان و ایقان کے راستہ پر مستقیم رہو اور حق تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے - اطاعتِ رسول اور جہادِ فی سبیل اللہ سے پیچھے نہ ہٹاؤ اس خدائی آواز نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیا اور پژمردہ جسموں میں حیاتِ تازہ پھونکدی - نتیجہ یہ ہوا کہ کفار جو بظاہر غالب آ چکے تھے - زخم خوردہ ، مجاہدین کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا سکے اور سر پر پاؤں رکھ کر میدان سے بھاگے - سورہ محمدؐ پارہ ۲۶ میں بھی اللہ تعالیٰ اسی آیت کو دُہراتا ہے - جس کا ترجمہ یہ ہے :-

سو تم بودے نہ ہوئے جاؤ ، اور صلح پکارنے لگو اور تم ہی غالب رہو گے - اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تم کو تمہارے کاموں میں نقصان نہ دیگا -

مجاہدین مسلمانوں کو چاہیے کہ کفار کے مقابلہ میں سست اور کم ہمت نہ بنیں اور جنگ کی سختیوں سے گھبرا کر صلح کی طرف نہ دوڑیں ورنہ دشمن شیر ہو کر دباتے چلے جائیں گے - اور جماعت اسلام کو مغلوب اور رُسوا ہونا پڑے گا - ہاں کسی وقت اسلام کی مصلحت اور اہل اسلام کی بھلائی صلح میں نظر آئے تو اس وقت صلح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں - بہرحال صلح کی بنا اپنی کم ہمتی اور نامردی پر نہ ہونی چاہیے - گھبرانے کی کچھ بات نہیں - اگر صبر و استقلال دکھاؤ گے اور خدا کے احکام پر ثابت قدم رہو گے تو خدا تمہارے ساتھ ہے - وہ تم کو آخرکار غالب کرے گا اور کسی حالت میں بھی تم کو نقصان کی اور گھاٹے میں نہیں رہنے دے گا -

---

## بقیہ : رزق کی فراخی

ایسے ہیں - جن کے ایمان کو ان کی تندرستی ہی تندرست رکھ سکتی ہے اگر میں ان کو بیمار کردوں تو ان کی حالت خراب ہو جائے اور بعض بندے ایسے ہیں ، جن کے ایمان کو ان کی بیماری ہی درست رکھ سکتی ہے اگر میں ان کو تندرستی دے دوں تو وہ بگڑ جائیں - میں اپنے بندوں کے حال کے موافق عملدر آمد کرتا ہوں اس لئے کہ میں ان کے دلوں کے احوال سے واقف ہوں اور باخبر ہوں - یہ حدیث بڑی قابل غور ہے - اس کا تعلق تکوینی امور سے ہے - اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی غریب ہے تو اس کی امداد کی ہمیں ضرورت نہیں - کوئی بیمار ہے تو اس کے علاج کی ضرورت نہیں - اگر یہ ہوتا تو پھر صدقات کی سب روایات اور آیات بے محل ہو جائیں - دوا کرنے کا حکم جن روایات میں ہے وہ بے محل ہوتیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تکوینی طور پر یہ سلسلہ تو اسی طرح رہے گا - کوئی ماہر ڈاکٹر یا محکمہ حفظان صحت یہ چاہے کہ کوئی بیمار نہ ہو - ناممکن - کوئی حکومت یہ کوشش کرے کہ کوئی غریب نہ رہے - کبھی نہیں ہو سکتا - البتہ ہم لوگ اپنی وسعت کے موافق ان کی اعانت کے ہمدردی کے علاج کے امداد کے مامور ہیں اور جتنی کوئی شخص اس میں کوشش کرے گا اس کا اجر اور اس کا ثواب اس کا دین اور دنیا میں اس کو بدلہ ملے گا - لیکن اپنی سعی کے باوجود کوئی بیمار اچھا نہیں ہوتا - اپنی کوشش کے باوجود کسی کی مالی حالت درست نہیں ہوتی تو اس کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ کے نزدیک اسی میں میرے لئے خیر ہے - اس سے پریشان اور گھبرانا نہیں چاہیے - اور چونکہ غیب کی خبر نہیں اور تکوینی چیزوں پر عمل کے ہم مامور نہیں اس لئے اپنی کوشش علاج اور اعانت اور ہمدردی اور مدد کی زیادہ سے زیادہ رکھنی چاہیئے۔

# رزق کی فراخی اور تنگی کا مالک فقط اللہ تعالیٰ ہے

حاجی کمال الدین مدرس کارپوریشن سکول محمود بوٹی لاہور

(وَلاَ تَجْعَلْ ..... خَبِیْرًا بَصِیْرًا)

بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ نہ تو (بخل کی وجہ سے) اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ لینا چاہیے اور نہ بہت زیادہ کھول دینا چاہیے (کہ اسراف کی حد تک پہنچ جائے کہ اس صورت میں) ملامت زدہ اور (فقر کی وجہ سے) تھکے ہوئے بیٹھے رہو (اور محض کسی کے فقر کی وجہ سے اپنے کو پریشانی میں مبتلا کرنا مناسب نہیں) بے شک تیرا رب جس کو چاہتا ہے، زیادہ رزق دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں (کی مصالح اور ان کے احوال) سے باخبر ہے (کہ کس کے لئے کتنا مناسب ہے) اور ان کے احوال کو دیکھنے والا ہے۔

قرآن پاک میں اس جگہ معاشرت کے بہت سے آداب پر بڑی تفصیلی تنبیہات فرمائی ہیں۔ منجملہ ان کے یہاں بخل اور اسراف پر تنبیہ فرما کر اعتدال اور میانہ روی کی گویا ترغیب دی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضورؐ سے کسی نے کچھ سوال کیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تو کچھ ہے نہیں۔ اس نے کہا کہ اپنا کرتا جو آپ پہن رہے ہیں یہ دے دیجئے۔ حضورؐ نے کرتا نکال کر مرحمت فرما دیا۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ خانگی اخراجات کے بارے میں ہے کہ نہ ان میں بخل کیا جائے نہ بہت وسعت اختیار کی جائے بلکہ میانہ روی رکھی جائے۔ حضورؐ نے بھی کئی جگہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا وہ فقیر نہیں ہوتا۔ اور آیت شریفہ کے ختم پر اس احمقانہ خیال کی تردید فرمائی۔ کہ سب کے سب مالی حیثیت سے برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے کہ وہ جس پر چاہے فراخی فرمائے، جس پر چاہے تنگی کرے۔ وہی بندوں کے احوال سے واقف ہے وہی ان کی مصالح کو خوب جانتا ہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ بندوں کے احوال سے واقف ہیں جس کے لئے ثروت بہتر سمجھتے ہیں، اس کو ثروت عطا فرماتے ہیں۔ اور جس کے لئے تنگی مفید سمجھتے ہیں، اس پر تنگی فرماتے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ (شوریٰ ع ۳)

وَلَوْ بَسَطَ اللہُ ..... خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ

اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی میں وسعت کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت (اور فساد) کرنے لگتے۔ لیکن حق تعالیٰ شانہٗ (جس کے لئے) جتنا رزق مناسب سمجھتا ہے اتارتا ہے۔ وہ اپنے بندوں (کی مصالح) سے باخبر اور ان کے احوال کو دیکھنے والا ہے۔ اس آیت شریفہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ سب پر وسعت کا ہونا دنیا میں سرکشی اور فساد کا سبب ہے اور قرین قیاس اور تجربہ کی بھی بات ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف سے سب کو ہی مالدار بنا دے تو پھر دنیا کا نظام چلنا ناممکن ہو جائے کہ سب تو آقا بن جائیں مزدوری کون کرے۔

ابن زید کہتے ہیں کہ عرب میں جس سال پیداوار کی کثرت ہوتی تو ایک دوسرے کو قید کرنا اور قتل کرنا شروع کر دیتے اور جب قحط پڑ جاتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر اصحابِ کرام رضؓ سے نقل کیا گیا کہ اصحاب صفہ نے دنیا کی تمنا کی تھی۔ جس پر آیت شریفہ وَلَو بَسطَ اللہُ الرِّزقَ نازل ہوئی حضرت قتادہؓ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بہترین رزق وہ ہے جو نہ تجھ میں سرکشی پیدا کرے نہ اپنے اندر تجھے مشغول کرے۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ دنیا کی چمک دمک ہے

حضور پاکؐ سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص میرے کسی ولی کی اہانت کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے مقابلہ میں آتا ہے۔ میں دوستوں کی حمایت میں ایسا غصہ میں آتا ہوں جیسا کہ غضبناک شیر اور کوئی بندہ میرے ساتھ تقرب ان چیزوں سے زیادہ کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتا جو میں نے ان پر فرض کی ہیں۔

(یعنی حق تعالیٰ نے جو چیزیں فرض کر دیں۔ ان کی بجا آوری سے جتنا تقرب حاصل ہوتا ہے اور کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد دوسرے درجے میں نوافل کے ذریعہ سے تقرب حاصل ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے بندہ میرے ساتھ قرب حاصل کرتا رہتا ہے (اور جتنا نوافل میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اتنا ہی قرب میں اضافہ ہوتا رہیگا) یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کی آنکھ کان ہاتھ اور مددگار بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کا سوال پورا کرتا ہوں اور مجھے کسی چیز میں جس کے کرنے کا میں ارادہ کرتا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے کہ وہ (کسی وجہ سے) موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کا جی برا کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن موت ضروری چیز ہے۔ میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ وہ کسی خاص نوع کی عبادت کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ لیکن میں اس لئے وہ نوع عبادت کی ان کو میسر نہیں کرتا کہ اس سے ان میں عجب پیدا نہ ہو جائے۔ میرے بعض بندے

باقی ص۸ پر

# اطلاعات و اعلانات

## شبینہ

حضرات! مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ ملتان کے زیر اہتمام مسجد پونگران کچہری روڈ ملتان میں ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ رجب مطابق ۵ - ۶ - ۷ نومبر بروز جمعہ ـ ہفتہ اتوار بعد از نماز عشاء شبینہ ہوگا ـ جس میں چوٹی کے قراء حضرات تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے ـ اور آخری رات مولانا غلام قادر اور مولانا دوست محمد قریشی صاحب کی تقریر بھی ہوگی ـ

عبدالرؤف ناظم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ
کچہری روڈ ـ ملتان

## ایجنٹ حضرات کی توجہ کیلئے

ایجنٹ حضرات کو ماہ اکتوبر کے بل روانہ کر دیئے گئے ـ براہ کرم بل ملتے ہی فوراً رقم ارسال فرمائیں ـ ۸ ـ نومبر تک جن حضرات کی رقمیں وصول نہ ہوں گی ـ ان کو جہاد نمبر سے ترسیل بند کر دی جائے گی ـ

## اپیل

حضرت مولانا قاضی عزیز اللہ صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ نے امسال مندرجہ ذیل دینی کتب پڑھائی ہیں المنح الفکریہ شرح مقدمہ جزریہ ـ شرح عقائد نسفی ـ سلم العلوم ـ قطبی ـ ہدایۃ الحکمت ـ میبذی الفیہ ـ فصول اکبری صرف ـ روضۃ الادب ـ کریما ـ فارسی زبان کا آسان قاعدہ یہ مدرسہ اسی سال بے سروسامانی کی حالت میں قائم کیا گیا ہے ـ مخیر حضرات اس مدرسہ کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
حافظ محمد یوسف ناظم مدرسہ محمدیہ چوبرجی لیک روڈ لاہور ـ

## اعلان

ادارہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ۱۲ نومبر کا شمارہ جہاد نمبر ہوگا ـ مگر اب بعض ناگریز وجوہات کی بنا پر اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاد نمبر ۱۹ ـ نومبر کو شائع ہوگا جو انشاء اللہ ۱۶ - ۱۷ نومبر کو سپرد ڈاک کر دیا جائے گا ـ

ایجنٹ حضرات پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں ـ مطلوبہ آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم کا آنا ضروری ہے ـ

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں کہ جہاد نمبر کافی تعداد میں مجاہدین افواج پاکستان کو ہدیۃً روانہ کیا جائے ـ اس کے لئے عطیات انجمن خدام الدین کے نام روانہ فرمائیں ـ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کی جزائے عظیم عطا فرمائیں گے ـ

(ادارہ)

### بقیہ :- درس حدیث

ملاحظہ کیجیے ـ بعض حدیثوں میں الحمدللہ علی کل حال کہنا بھی آیا ہے اور جواب الجواب میں يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بھی آیا ہے ـ منقولہ الفاظ تو سب جائز ہیں ـ لیکن اپنی طرف سے کوئی لفظ گھڑ لینا بدعت ہے ـ گناہ ہے ـ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ میں سالم بن عبید صحابی کے پاس تھا ـ جماعت میں سے ایک شخص نے چھینک لی اور کہا کہ السلام علیکم ـ حضرت سالم نے جواب دیا وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ یعنی تم پر بھی سلام ہو ـ اور تمہاری ماں پر بھی پھر فرمایا شاید تم اس سے جو میں نے تم کو کہا ہے کبیدہ ہوئے ہوگے ـ اس شخص نے کہا ـ جی ہاں میں چاہتا ہوں کہ آپ میری والدہ کا ذکر نہ بھلائی سے کریں نہ برائی سے حضرت سالم نے کہا میں نے تم کو ایسے ہی کہا ہے جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ـ ایک دن ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے چھینک لی تو کہا السلام علیکم اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وعلیک وعلی امک پھر فرمایا جب کوئی چھینک لیا کرے ـ تو الحمد للہ کہا کرے ـ پھر راوی نے کچھ حمد کے اور لفظ کہے (جیسے کہ ترمذی کی روایت میں ہے ـ الحمد للہ رب العالمین ) اور فرمایا جو اس کے پاس ہے ـ وہ یرحمک اللہ کہے اور یہ ان لوگوں کو جواب يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ (ابوداؤد) اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اس لفظ کو بدلنا حضور نے ناپسند فرمایا اس لئے منع ہے ـ وہیں ایک قاعدہ کلیہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس جگہ جو الفاظ نقل ہو کر آتے ہیں ـ ان میں تبدیلی کرنا حضور کو ناگوار ہے منع ہے اور بدعت ہو کر گناہ بن جائے گا ـ

## مشتہرین حضرات

کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۹ ـ نومبر ۱۹۶۵ء کا پرچہ جہاد نمبر پر مشتمل ہوگا ـ آپ سے گزارش ہے کہ جہاد کے موضوع پر کتب کے اشتہار ۱۰ ـ نومبر تک بھجوا دیں ـ

نرخ اشتہار

صرف اندرون صفحات کے لئے ـ ۴ روپیہ فی انچ فی کالم

## بچوں کا صفحہ

# سچی توبہ

مولانا محمد اقبال نعمانی خطیب جامع مسجد مرکزی اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

پیارے بچو! نصوح نامی ایک شخص ا- اس کی شکل و صورت اور آواز بالکل رتوں جیسی تھی۔ وہ لباس بھی زنانہ پہنتا ۔ اس نے زنانہ حمام میں امیرزادیوں کو نے دُھلانے کا کام اختیار کر رکھا تھا۔ برُے فعل پر اس کے نفس نے کئی بار ملامت کی۔ اور اس نے بارہا توبہ بھی ۔ مگر اس کا پلید اور سرکش نفس اس پر سوار تھا کہ ہر بار اس کی توبہ توڑ دیتا۔

ایک دن نصوح ایک بزرگ کے گیا۔ اور التجا کی کہ یا حضرت! میرے یں دعائے خیر کیجئے۔ اس بزرگ نے پہ نور باطن اور صفائی قلب سے جھانک کر دیکھ لیا کہ یہ اس عادت بد میں مبتلا ہے مگر چونکہ بزرگوں کا سینہ گنجینہ راز ہوا کرتا ہے، اس لئے حلم سے کام لیتے ہوئے انہوں نے پردہ پوشی فرمائی اور اس کے عیب کو ظاہر نہ فرمایا۔

بزرگ نصوح کی درخواست سُن کر دل ہی دل میں مسکرائے۔ اور دعا فرمائی کہ اے اللہ تو نصوح کو سچی اور پکی توبہ کی توفیق بخش۔ اللہ والوں کی دعا عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی۔ وہ زبان سے نکلتے ہی خداوندِ قدوس کے عرش تک پہنچ کر درجہ قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔

نصوح نیک دُعا حاصل کرکے سیدھا حمام میں آیا۔ اس وقت بادشاہ کی بیٹی نے آئی ہوئی تھی۔ خدا کی قدرت اس کا قیمتی موتی گم ہو گیا۔ ہر چند تلاش کیا گیا۔ مگر نہ ملا۔ آخر فیصلہ یہ طے پایا کہ حمام کا دروازہ بند کرکے جتنی عورتیں حمام کے اندر ہیں کپڑے اُتار کر اُن کی تلاشی لی جائے۔

یہ دیکھ کر نصوح کی جان لب پر آگئی اس کے چہرے پر زردی چھا گئی۔ اور اس کے ہونٹ نیلے پڑ گئے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اب اس کا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اور وہ نہایت ہی ذلت اور رُسوائی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس کے بدن پر لرزہ طاری تھا۔ اور وہ دبی زبان میں اپنے ستار و غفار مولا کے حضور میں یوں دعا کرنے لگا۔ اے میرے رحیم و کریم مالک میں جانتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ بدکردار آج ساری دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ اے کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ مگر میرے کریم اللہ میں نے وہ کیا جو میری شان کے لائق تھا۔ اب تو وہ کر جو تیری شان کے لائق ہے۔ میں نے بارہا توبہ کرکے اس کو توڑا۔ مگر اس دفعہ مجھے ذلت سے بچا۔ میں آئندہ اس حمام میں کبھی داخل نہ ہوں گا۔ اس نے نہایت الحاح کے ساتھ آنسو بہا کر دل سے سچی توبہ کی۔ وہ دُعا مانگ رہا تھا کہ آواز آئی۔ نصوح! اب تیری باری ہے۔ تلاشی دینے کے لئے تیار ہو جا۔ نصوح یہ آواز سنتے ہی بے ہوش ہو کر دھڑام سے زمین پر گر گیا۔ اس کی خودی کا ٹوٹنا تھا کہ رحیم کریم مولا کی شان ستاری کو جوش آ گیا اور فوراً شاہی کنیز نے آواز دی کہ گوہر نایاب مل گیا ہے۔

موتی مل جانے کا جانفزا مژدہ سن کر حمام کی تمام عورتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ خوشی میں ڈوبی ہوئی آوازیں سن کر نصوح کو بھی ہوش آ گیا۔

حمام کی تمام عورتیں نصوح کے پاس آکر معافی مانگنے لگیں۔ کہ اے نصوح ہمیں معاف کر۔ ہم نے آپ پر بے جا بدگمانی کی۔ اصل بات یہ تھی کہ شہزادی کی خدمت خاص نصوح کے سپرد تھی۔ اس لئے جتنا قرب اسے حاصل تھا، اور کسی کو نہ تھا۔ اس لئے خیال پیدا ہوا کہ موتی نصوح نے ہی چرایا ہے۔

نصوح کی تلاشی سب سے پہلے لینی تھی مگر اس کی رعایت کرتے ہوئے اِدھر اُدھر تلاش شروع کر دی۔ تاکہ وہ موقعہ پا کر موتی پھینک دے۔ اور رسوائی سے بچ جائے۔ اب دفع الوقتی کے طور پر عورتوں نے معافی مانگنی شروع کر دی۔

نصوح نے اپنے دل میں کہا کہ یہ مجھ سے کیا معافی طلب کرتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ میں ہی مجرم ہوں۔ جس نے ایک مدت سے یہ فعل شروع کر رکھا ہے اور بارہا توبہ بھی توڑ چکا ہے۔ اس نے اپنے اللہ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس کو ذلت اور رُسوائی سے بچا لیا اور دوبارہ جان بخشی۔ اور سچے دل سے توبہ کی کہ میں آئندہ کبھی حمام میں نہیں آؤں گا۔

**الغرض** نصوح حمام سے باعزت بری ہو کر گھر آ گیا۔ اس کے بعد شہزادی نے پیغام بھیجا کہ نصوح تیرے بغیر دل نہیں چاہتا کہ کسی اور سے سر دھلاؤں۔ مگر نصوح نے جواب دیا کہ اے کنیز جا کر کہہ دے کہ نصوح کا ہاتھ بیکار ہو گیا ہے۔ اس طرح اس نے شہزادی کو صاف ٹھکرا دیا اور اپنی توبہ پر ثابت قدم رہا۔

پیارے بچو! غور کرو نصوح کے واقعہ میں ہمارے لئے کتنی نصیحتیں موجود ہیں۔ نصوح نے اللہ کے ولی کی دلی دُعا حاصل کی۔ جس کے طفیل وہ سچی توبہ کر کے رُسوائی سے بچ گیا۔ اور اس عظیم برائی سے بچ کر جنت کا حقدار بن گیا۔

نصوح کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اس کی عزت بچ گئی۔ نصوح نے اگرچہ بارہا بار توبہ توڑی مگر رحمت خداوندی سے ناامید نہ ہوا۔ یہاں تک کہ سچا پکا تائب بن گیا۔

بچو! ہمیں بھی چاہیے کہ بزرگوں کی خدمت کرکے ان کی نیک دعائیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ نیک فطرت اور خوش بخت انسان اللہ والوں کی خدمت کرکے دارین کی سعادت حاصل کر لیتا ہے۔ اور بدفطرت بدخو انسان ان کی دل آزاری کرکے دونوں جہان کی بدبختی خرید لیتا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں سچی اور پکی توبہ کرنے کی توفیق بخشے۔

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

# The Weekly "KHUDDAMUDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

۵ر نومبر ۱۹۶۵ء

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۲۲۱ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۸۱-۲۴۲ مورخہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۷۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۶۴ء




ادارہ انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

# قرآن عزیز

## ترجمۂ جدیدہ

رنگین — دیدہ زیب

### عکسی طباعت سے مزین

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

### ہدیہ

| مجلد قسم اول | مجلد قسم دوم | مجلد قسم سوم |
| --- | --- | --- |
| آفسٹ پیپر | کرنافلی سفید کاغذ | کیمیکل گلیز کاغذ |
| — | ۱۲/- روپے | ۸/- روپے |

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔
وی۔ پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور



فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا